تفسیر احمد

سورة القدر

Ketabton.com

جزء - 30

سوره «القدر» کا تفسیر و ترجمه

تصنیف: امین الدین « سعیدي - سعید افغانی»

ketabton.com - The Digital Library

بسم الله الرحمن الرحيم

سورة القدر

جزء (30)

سوره قدر مکہ میں نازل ہوئی اس کی "۵" آیتیں ہیں

وجه تسميه :

اس سورت کا نام شب قدر کے نام پر رکھا گیا جس میں قرآن نازل ھوا، "قدر" کا مطلب عزت اور عظمت ہے ، جیساکه الله تعالی اس سورت کے شروع میں فرماتے ھیں : "إِنَّآ أَنزَلۡنَٰهُ فِي لَيۡلَةِ ٱلۡقَدۡرِ" -

اس سورت نے سوره عبس کے بعدشرف نزول پایا ، اس سورت کے مندرجه ذیل نام ھیں:

1 - القدر -

2 - ليلة القدر -

3 - "إِنَّآ أَنزَلۡنَٰهُ فِي لَيۡلَةِ ٱلۡقَدۡرِ" -

اس سورت کے مکی یا مدنی ھونے کے بارے میں علماء کا اختلاف ھے، مفسر ابوحبان کا "البحرالمحيط" میں دعوی ھے که اکثر علماء کے نزدیک یه سوره مدنی سورتوں میں سے ھے،علی بن احمد الواحدی اپنی تفسیر میں لکھتے ھیں که مدینه میں نازل ھونے والی یه پھلی سورت ھے، اس کے برعکس ما وردی فرماتے ھیں که: یه سورت اکثر علماء کے نزدیک مکی ھے، امام السیوطی نے"الاتقان" میں بھی یھی لکھاھے ، ابن مردویه نےابن عباس، ابن زبیر اور عائشه سے یہی قول نقل کیاھے که یه سوره مکه میں نازل ھوئی ھے ، سوره کے معنی اور مشتملات سے محسوس ھوتاھے که یه سورت مکه میں نازل ھوئی ھوگی۔

سوره قدر کا موضوع

اس مبارک سوره میں قرآن مجید کے نزول کا آغاز اور دوسرے دنوں اور مہینوں پر شب قدر کی فضیلت اور برتری بیان کی گئی ھے، شب قدر جس میں مقدس الهامات کی خوشبوئیں اور خدا کے جلال کی روشنیاں پھیلی ھوتی ھیں، اور الله تعالی ان کو نزول قرآن کی حرمت سے اھل ایمان کو عطا فرماتاھے، اور آسمان سے طلوع فجر تک پاک طبیعت فرشتوں کے نزول کا ذکر کرتاھے، پس کیاھی عظیم رات ھے شب قدر، جو الله کے نزدیک ھزارمھینوں سے بھتر ھے -

اس سورت میں اصل بحث کا موضوع جیساکه ھم نے اوپر ذکرکیاھے وه قرآن کریم کی عظمت ھے، قرآن کریم کی شان وعظمت کا اندازه اس بات سے لگایا

ketabton.com - The Digital Library

جاسکتاهے که اس کےنزول کی رات کو "شب قدر" کهاجاتاهے، قدر کی رات، اهمیت کی رات، ایک ایسی رات جو خود قابل قدرهے، هزار راتوں سے بهتر، ایک انسان کی زندگی سے بهتر، انسان کی قسمت نوکا تعین کرنی والی رات ، یه رات قوموں کی تقدیر لکهنے والی رات۔

جس نے اس رات کی قدر کی اور اس رات میں شامل خدا کی اس عظیم نعمت کی وقعت رکهی، اس کی حفاظت کی اور اس کا شکر ادا کیا تو اس نے عزت وعظمت حاصل کی، اور جس نے بهی اس "شب قدر" کی عظمت پر توجه نهیں دی ، اس نے اس نعمت کو نه پهچانا که آج کی رات اس کی زندگی میں آئی هے، مگر اس کو اهمیت نهیں دی، تو وه شخص ذلیل اور عذاب الٰهی کا سامنا کرے گا۔

سوره "القدر" کی آیات، الفاظ اورحروف کی تعداد

سوره قدر کی آیات مختصر اور موزون هیں، اس سورت کا ایک (1)رکوع ، پانچ (5) آیتیں، اکتیس (31) الفاظ ، ایک سو پندره (115) حروف اور اونچاس (49) نقطے هیں۔

(یادر ہے کہ سورتوں کے حروف کی تعداد میں علماء کے اقوال مختلف ہیں، اس کی تفصیل کے لیے سوره "طور" تفسیر احمد کی طرف رجوع کریں)

سورة القدر اور سورة العلق کے درمیان ربط و مناسبت

سورة العلق میں الله تعالی نے نبی صلی الله علیه وسلم کو حکم دیا که وه اپنے رب کے نام سے قرآن پڑهیں اورسیکهیں، اس سورت میں الله تعالی نے اس کے نزول کا آغاز بیان کیاهے، جو که شبِ قدر رمضان کی سب سے قیمتی اور باعزت رات هے۔

سور قدر کی فضیلت

سوره قدر کے مشتملات اور فضیلت جیساکه اس سورت کے نام سے واضح هے پهلے مرحلے میں شب قدر میں قرآن عظیم کا نزول بیان کیاگیاهے ، اور پهر شب قدر کی اهمیت ، اس کی برکات اور اثرات بیان کی گئی هیں، شب قدر میں قرآن عظیم کا نزول، شب قدر وهی رات هے جس میں انسانوں کی سال بهر کی تقدیر اور قسمت کا تعین هوتاهے، یه ایک اور دلیل هے قرآن کے آسمانی کتاب ہونے پر۔

شب قدر کی فضیلت

"شب قدر" وه رات هے جس میں قرآن عظیم پیغمبر اسلام پر نازل هوا اور اس رات میں عبادت کی فضیلت تمام راتوں سے زیاده هے، اس رات میں انسان کی ایک سال کی تقدیر کا تعین هوتاهے ، ایسی رات میں سب سے زیاده نیک اعمال میں سے ایک "احیاء" هے، جس کا مطلب هے صبح تک ایک رات جا گنا، لهذا انسان کے لیے مناسب هے که ایسی رات میں اپنے بُرے اعمال کے

ketabton.com - The Digital Library

لیے استغفار کرے، کیونکه یه توبه کی رات هے، اور اس میں الله تعالی اپنے بندوں پر خصوصی کرم فرماتے ہیں، (لسان العرب) ۔

قرآن کے تدریجی نزول کی حکمت

الله تعالی نے امت محمدیه کو عزت اورعظمت سے نوازا ، اپنا آخری پیغام، بیش قیمت کتاب جو که ایک معجزه هے، اس امت پر نازل فرمائی تاکه وه ان کے لیے دستورحیات بنے ، ان کی مشکلات کا حل بنے، اس امت کی جسمانی اور روحانی امراض کا علاج اور شفا هو ، اس امت کے لیے عزت وعظمت اور کامیابی اور سربلندی کی علامت بنے، اس کا نزول ان کے لیے وجه صد افتخار هو (جتنی یه کتاب محترم اوربا عظمت هے) اسی طرح جس هستی پر اتاری گئی وه بهی زمین وآسمان میں سب سے برگزیده اور معزز ترین هستی هے ، یعنی جناب محمد بن عبدالله صلی الله علیه وسلم ، یه کتاب ان کی طرف منسوب کی گئی، اس قرآن کے نزول سے آسمانی رسالت کا سلسله تکمیل کو پهنچ گیا، اس کے نور کی کرنیں کائنات میں چار سو پهیل گئیں، پورا جهاں اس نور تاباں سے جگمگا اٹھا، اس هدایت الٰهی نے انسانوں کو تهام لیا، ان کو سهارا دیا، اس قرآن کا نزول جس هستی کے توسط اور ذریعه سے هواهے، وه آسمانوں میں امین ، دیانتدار جانی جاتی هے ، یعنی جبریل علیه السلام ، انهوں نے یه قرآن آپؐ کے قلب اطهرپر بتدریج نازل کیا ۔ (شعراء : 193 تا 195). (درآمدی برعلوم قرآن صفحه : 55 و تفسیر فرقان)۔

قرآن کے بتدریج نزول کا فلسفه

قرآن عظیم کے تدریجی نزول میں بڑی حکمت اور بهت سے راز هیں، جن سے اهل علم واقف هیں، ان میں سے چند راز اور حکمتیں یه هیں:

1 - مشرکین کے ظلم وستم کے مقابلے میں پیغمبرؐ کے دل کو مضبوط رکهنا۔

2 - وحی کے دوران نبی صلی الله علیه وسلم کے ساتھ حسن سلوک ۔

3 - آسمانی احکام کی قانون سازی میں قدم بقدم آگے بڑهنا۔

4 - مسلمانوں کےلیے قرآن کریم کے حفظ اور سمجهنے کا آسان هونا۔

5 - واقعات اور حوادث کے ساتھ رهنا، اپنے وقت میں ان سے محتاط اور باخبررهنا، اور قرآن کے ذریعه رب کی بارگاه سے جڑے رہنا (جو ذات علیم اور حمید کی طرف سے نازل کیا گیاهے) ، (در آمدی برعلوم قرآن صفحه : 59 اور تفسیر فرقان)۔

سور ه قدر کا پیغام

1 - شب قدر انسان کے دماغ اور روح کی صحت اور خدا کی بارگاه میں سربلندی کی رات هے، "سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ"۔

ketabton.com - The Digital Library

2 - شب قدر رحمت کی رات ھے، اس میں انسان توبه کے ذریعے خدا کے فضل کو اپنی طرف متوجه کرسکتے هیں۔

3 - الله تعالی کی طرف سے معاملات کی تقدیر انسانوں کی خوشی اور بهلائی پر مبنی ھے ، الا یه که انسان خود اس کے علاوه چاهیں " سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ "۔

الفاظ اور اصطلاحات کی تشریح

"اَنۡزَلۡنٰا" هم نے اتارا، "القدر" طاقت ، بڑائی، شرف، وقار، قدر، اندازه اور مقدار۔

"مَاۤ اَدۡرٰىكَ " تم کیا جانتے ہو ، کس چیز نے تجھے با خبرکیا، تجھے خبر نهیں ھے (حاقه : 3، مرسلات: 14 ، انفطار : 16 اور 17)۔

"اَلۡفِ شَهۡرٍ" هزار مهینے "الروح" جبرئیل ، یا هرچیزکی روح، رحمت ، "مِنۡ كُلِّ اَمۡرٍ" هر کام کے لیے ، "سَلٰمٌ " درود، تحفه، سلامتی ، امن وامان، "مطلع" صبح سویرے ، صبح کی سفیدی۔

ketabton.com - The Digital Library

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورة القدر

إِنَّآ أَنزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝١ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝٢ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝٣ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝٣ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ۝٤ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝٥

سورت کا ترجمہ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	شروع کرتاھوں اللہ کے نام سے جوبڑا مہربان نہایت رحم والاھے
إِنَّآ أَنزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝١	بلاشبہ ھم نے اسے (قرآن کو) قدر کی رات میں اتارا
وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝٢	اور تمھیں کیا معلوم شب قدر کیاھے؟
لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝٣ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝٣	قدر کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ھے
تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ۝٤	اس میں روح (جبرئیل) اور فرشتے ھرکام کے (انتظام) کے لیے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتے ھیں
سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝٥	وہ رات فجر طلوع ھونے تک سلامتی ھے

سورہ قدر کی تفسیر

اس سورت کی مبارک آیات میں قرآن کریم کے نزول کا آغاز اور شب قدر کی فضیلت کے بارے میں بحث کی گئی ھے ۔

إِنَّآ أَنزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝١	بلاشبہ ھم نے اسے (قرآن کو) قدر کی رات میں اتارا

ھم نے قرآن کو قیمتی اور اھمیت والی رات "لیلة القدر" میں نازل کیا ھے ، قرآن کریم کے نزول کی وجہ سے یہ رات عبادت ، شرافت، بڑائی اور مقام ومرتبہ میں ھزار مہینوں سے بہتر قرار پائی ھے۔

"أَنزَلْنٰهُ" اکثر مفسرین کے فھم کے مطابق ضمیر "ہُ" انزلناہ میں قرآن کی طرف لوٹتی ھے، اور نزول قرآن کے آغاز کا اشارہ ھے، اسم ظاھر کے

ketabton.com - The Digital Library

بجائے ضمیر "ہ" کا ذکر اس کی غیر معمولی شہرت اورمثال کی وجہ سے ہے، اور اس کا مرجع سب کے ذھنوں میں ھے ۔
خدا فرشتوں کے ذریعے اور ان کے وساطت سے دنیا کی معاملات کو انجام دیتاھے، اس لیے قرآن کریم کی اکثر آیات میں افعال اور ضمیر جو خدا سے متعلق ھیں جمع کی صورت میں ذکر کیے گیے ھیں، جیساکہ سورت کے شروع میں ھے کہ: "إِنَّآ أَنزَلۡنَٰهُ" ھم نے قرآن کو نازل کیا، بہت سےمفسرین کی رائے کے مطابق قرآن پاک دومرتبہ نازل ھوا، ایک مرتبہ شب قدر میں یکجاھوکر جس کی طرف یہ سورہ اشارہ کرتی ھے، اور پھر بتدریج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تئیس سالہ رسالت کے دوران، اس آسمانی کتاب کے نزول کے بارے میں قرآن کی تفسیریں دوطرح کی ھیں، ان میں سے کچھ لفظ "أنزلنا" کے ساتھ جوکہ "انزال" کی اصل سے ھے، جس کا معنی ایک ھی بار نزول کے ھیں ، اور کچھ لفظ "نزّلنا" کے ساتھ جوتنزیل کی اصل سے آیاھے، جس کا مطلب ھے "بتدریج نزول" ، ابن عباس کھتے ھیں کہ : اللہ تعالی نے مکمل قرآن "لوح محفوظ" سے لے کر "دارالعزۃ" تک دنیا کے آسمان پر نازل فرمایا، اس کے بعد وقت کے تقاضوں کے مطابق تئیس سال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بتدریج نازل ھوتارہا، (مختصر: 659/3 ، اور قرطبی : 130/19) ۔
تفسیر" جلوہ ھای از اسرار قرآن " کے مصنف لکھتے ھیں: قرآن کا نزول اور اتارنے کا مطلب اللہ کے پیغام کو اوپر سے نیچے بھیجنا بھی ہے، اور کلام الھی کے اعلی درجے کو انسانی فھم و ادراک کے درجے تک نیچے پھنچادینا بھی ہے، یعنی ھمارے عظیم رب اپنے اعلی کلام کی سطح اور درجے کو اس حدتک نیچے لایاکہ زمین میں بسنے والے انسانوں کے لیے قابل فھم ھوا۔
"لیلۃ القدر" عظیم اورقیمتی رات، یہ اپنی اھمیت بڑھانے اور قسمت متعین کرنے کی رات ھے، کیونکہ قرآن کریم اسی میں نازل ھوا، جوکہ ہرلحاظ سے نور، رحمت، خیر، برکت، سلامتی اور سعادت ھے۔

قدر:

1 - اس رات میں تقدیر یں فرشتوں کے سامنے واضح اور معین ھوجاتی ھیں۔
2 - اس رات کی قدر ومنزلت بہت زیادہ ھے، اوریہ 83 سال کی عبادت کے برابر ھے؛ لھذا شب قدر اللہ تعالی کے شکر بجالانے اور شکر گزاری کی رات ھے ، کیونکہ بشر کے لیے اللہ تعالی کی سب سے اھم نعمت قرآن کریم کا نزول ھے، جو کہ اس رات میں ہوایاد رکھنا چاھے کہ : ظرف اور مظروف کا مناسب ھونا ضروری ھے، بھترین کتاب بھترین رات میں بھترین انسان پر نازل ھوئی۔

ketabton.com - The Digital Library

وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَا لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۝٢	اور تمھیں کیا معلوم شب قدر کیاھے؟

اور آپ کو کیا معلوم ھوا کہ قدر کی رات کیا ھے؟ یعنی: تجھے کیسے پتہ چلے
گا کہ کونسی رات شب قدر ھے، (اورکتنی عظیم ھے) یعنی کس چیزنے تمھیں اس کی قدر وعظمت سے آگاہ کیا: (خازن : 4/ 275) ۔
سوال شب قدر کی عظمت اور اھمیت کا ھے، یعنی: آپ نے شب قدر کی فضیلت اورشرف کے حتمی اور آخری درجے کو نھیں سمجھا ھے ۔
"مَآ اَدۡرٰىكَ" تم کیا سمجھتے ھو؟ "مَآ اَدۡرٰىكَ" کی تعبیر اور اس موضوع کا مفھوم یہ بات ھم پر واضح کردیتی ھے کہ اس رات کا صحیح وقت اور عظمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی معلوم نھیں تھا، دوسروں کو کیا معلوم ! یہ آیت مبارکہ اس بابرکت رات کی اھمیت ، قدر اور فضیلت کی وجہ بیان کرتی ھے کہ : جو رمضان کے مھینے کے آخری عشرہ میں چھپی ھوئی ھے، اسے یقین قطعی سے کوئی نھیں جانتا، اھل علم کے نزدیک شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں چھپانے کی وجہ یہ ھے کہ: اللہ تعالی نے اس کو پوشیدہ رکھاھے، تاکہ بندوں کو زیادہ عبادت کی ترغیب دی جائے اور وہ اپنی عبادات کو ایک رات کےلیے مخصوص نہ کریں، اور ھرایک کےلیے ایمان کو مضبوط کرنے کا تربیتی نصاب بنے ۔
ملاحظہ:
رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتیں (21 ، 23، 25، 29،27) وہ بھترین تحفے ھیں جو اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو عطا کیےھیں ۔
"لیلۃ القدر": قدرکی رات ، لفظ "قدر" قرآن عظیم میں کئ معنی میں استعمال ھواھے:
الف: مقام اور مرتبہ ، جیساکہ فرماتاھے: وما قدروا اللہ حق قدرہ (انعام : 91) (جیسا چاھیے تھا، انھوں نے خدا کے مقام اور عظمت کوایسا نھیں پھچانا)۔
ب: تقدیر اور قسمت : جیساکہ وہ فرماتاھے: "جئت علی قدر یاموسی" (طہ: 40) (اے موسی! تم (خدا کی) تقدیر کے مطابق (اس مقدس مقام پر)آئے ھو)۔
ج: تنگی اور مشکلات : جیساکہ فرماتاھے "وَمَن قدر علیہ رزقہ" (طلاق: 7) (جس پر رزق روزی تنگ کردے)۔
ابتدائی دو معنی: لیلۃ القدر" کے لیے مناسب ھیں، کیونکہ شب قدر اھمیت والی رات ھے ، تقدیر اور قسمت معین کرنے والی رات بھی ھے۔

ketabton.com - The Digital Library

لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۙ﴿۳﴾ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ؕ﴿۴﴾	قدر کی رات هزار مهینوں سے بهتر هے

"لیلة القدر" کی رات ان راتوں میں سے هے جو هزار مهینوں سے بهتر هے، "الف شهر" هزار مهینے ، یه بات قابل ذکرهے که "الف شهر" سے مراد تکثیر هے نه که تعین اور محدودیت ، اور یه که لیلة القدر کو هزار مهینوں سے بهتر قرار دیاگیاهے، ظاهرهے که ان هراز مهینوں میں هرسال لیلة القدر کی ایک رات هوتی هے، تو پهر یه کیسا حساب هے؟۔

مفسرین فرماتے هیں که هزار مهینے سے مراد وه مهینے هیں جن میں یه رات نه هو، اس لیے اس میں کوئی اشکال نهیں هے (کذا ذکره ابن کثیر عن مجاهد)۔ مختلف ممالک اور شهروں میں مطالع کے فرق کے مطابق شب قدر بهی مختلف هیں، البته اس میں کوئی حرج نهیں ، کیونکه جهاں بهی شب قدر آتی هے، وهاں لیلة القدر کی برکتیں حاصل هوتی هیں، والله سبحانه وتعالی اعلم ۔

مفسرین نے کهاهے که: اس کا مطلب یه هے که شب قدر میں ایک نیکی ان هزار مهینوں کے عمل سے بهترهے ، جن مهینوں میں قدر کی رات نهیں ، تاریخی روایات میں آتا هے که:(پهلی امتوں میں سے ایک امت میں) ایک شخص نے هزار مهینه اسلحه اٹهائے الله تعالی کی راه میں جهاد کیا، آپ صلی الله علیه وسلم اور مسلمان متعجب هوئے اور حیرت میں پڑگئے، اور آپ صلی الله علیه وسلم نے اپنی امت کے لیے ایک تمناکی اور فرمایا: اے الله !میری امت کو مختصر ترین عمر اور بهت کم اعمال عطا کیے گئے هیں تو پهر الله تعالی نے قدر کی رات عطاکی اور فرمایا: شب قدر آپؐ اور آپؐ کی امت کے لیے ان هزارمهینوں سے بهترهے جس میں اس شخص نے جهاد کیا، (اس قول کو ابن عباس اور مجاهدنےنقل کیاهے)۔

مجاهد نے کها: اس سے مراد نیک اعمال هیں، روزه رکهنا اور رات کی نماز هزار مهینوں سے افضل هیں (مختصر: 659/3)۔

"اَلۡفِ شَهۡرٍ" کے بارے میں ایک یاد دهانی : 83 سال اور 4 ماه

انسان کی مختصر زندگی کی وجه سے الله رب العزت نے اس امت پر یہ احسان کیاهے که اس رات میں عبادت کرنے سے همیں ایک لمبی عمر کی عبادت کرنے کا اجروثواب ملے گا، اس لیے کہ اتنی سی کم زندگی میں (۶۰- ۷۰- ۸۰) کی ہوتی ہے ، اس میں ۸۳ سال تک عبادت ممکن نہیں ہے، اس لیے الله نے ایک رات کی عبادت ۸۳ سال کے برابر قرار دیدی، اس کے علاوه لفظ "ألف" کو محدود کرنا بهی ضروری نهیں هے که اس کے معنی هزار هیں، بعض علماء اور محدثین نے اس کی مقدار هزارمهینے مقرر کی هے که ۸۰ سال سے چند سال اوپر هیں ، اور انهوں نے یه نتیجه اخذ کیا هے که یه نتائج زیاده مناسب نهیں هیں، اور آیات کے سیاق وسباق سے میل نهیں کهاتے، الله

ketabton.com - The Digital Library

تعالی لیلة القدر کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :"لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۝ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ" قدر کی رات ہزارمہینوں سے بہتر ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس پر بحث ہے، کیونکہ اللہ تعالی نے نہیں فرمایا: "العبادة فی لیلة القدر خیر من الف شهر" بلکہ فرمایا: "لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۝ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ" قدر کی رات خود ہی ہزارمہینوں سے بہتر ہے، اور یہ ہزار تکثیر کے لیے ہے، یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک ہزار کا مطلب بالکل ایک ہزار ہو، اس طرح کی تشریحات اور تعبیرات قرآن کریم اورعربی زبان میں بہت زیادہ استعمال ہوئی ہیں (کہ خاص عدد ذکر کرکے کثرت مراد ہوتی ہے) ۔

مختصر انسانی زندگی کا مفہوم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى السَّبْعِينَ، وَأَقَلُّهُمْ مَنْ يَجُوزُ ذَلِكَ" (ترمذی: 355) اور (ابن ماجه: 4236)۔

"میری امت کی عمریں ۶۰ سے ۷۰ سال کی درمیان ہوں گی، اور ان میں سے کچھ اس سے زیادہ عمر پاتے ہیں" چنانچہ خدا تعالی نے ہمیں لیلۃ القدر جیسے یہ تحفے ہماری مختصر زندگی کے وجہ سے عطا کیے ہیں ۔

ملاحظہ:

جس نے شب قدر میں عشاء اور فجر کی نمازیں با جماعت ادا کیں، اس کو بھی اس رات کا ثواب ملے گا، اور جس نے جتنی زیادہ عبادت کی اس کو اتناھی ثواب ملے گا، صحیح مسلم میں حضرت عثمانؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے عشاء کی نماز با جماعت ادا کی اس نے آدھی رات کے قیام کرنے کا ثواب پایا، اور اگر فجر کی نماز جماعت سے پڑھی تو رات بھر کی شب بیداری کا ثواب پایا۔

تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوۡحُ فِيۡهَا بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ ۚ مِنۡ كُلِّ اَمۡرٍ ۝	اس میں روح (جبرئیل) اور فرشتے ہرکام کے (انتظام) کے لیے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتے ہیں

اس رات اپنے رب کے حکم سےفرشتے اور جبرئیل ، عبادت گزاروں اور شب بیداری میں عبادت کرنے والوں کے پاس آتے ہیں، ہر اس کام کی انجام دھی کے لیے جس کا حکم اللہ نے دیا ہے۔

"تَنَزَّلُ " یکے بعد دیگرے اترے ۔

ketabton.com - The Digital Library

یه فعل به معنی ماضی بھی ہوسکتاھے، شیخ محمّد عبده عمَّ پاره کی تفسیر میں فرماتے ھیں: الرُّوح : جبرئیل، فرشتوں اور ان کے سردار جبریل کا نزول زمین کی طرف خیر کی دعااور استغفار طلب کرنے کے لیے ہوتاہے اور یہ عبادت کرنے والوں کے واسطے رات کو جاگتے ھیں، اور خود بھی عبادت کرتے ھیں، اور عظیم رب سے رحم اور بخشش مانگتے ھیں۔

"تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ" روح سے مراد، جبرئیل علیه السلام ھے، حضرت انس روایت کرتے ھیں که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: جب بھی شب قدر آتی ہے تو جبرئیل فرشتوں کی ایک بڑی جماعت کے ساتھ زمین پر اترتے ھیں، الله تعالی کے تمام بندوں کے لیے چاھے مرد ھو یاعورت جو الله کے ذکریا نماز میں مشغول رھتے ا ن کے لیے وہ رحمت کی دعا کرتے ھیں ۔

"بِاِذْنِ رَبِّهِمْ" الله تعالی کے حکم سے اس رات کو اترتے ھیں ، یعنی وہ اپنی مرضی سے نھیں اتر تے، بلکه عظمت والے رب کے حکم سے آتے ھیں۔

"مِنْ كُلِّ اَمْرٍ" ھر اس چیز کے بارے میں جو اس سال تقدیر میں لکھی جائے گی ، اور ھر حکم کا مفھوم وھی چیز ھے جسے سورہ دخان آیت "5" میں (کام اور حکیمانه امر) کھا گیاھے، اس رات فرشتے انسانوں کی تقدیر اور قسمت میں الله تعالی جو کچھ فرماتا اور حکم دیتاھے وہ لکھتے ھیں ، انسان اس رات میں سچی عبادت اور دعا کرکے اپنی تقدیر بدل سکتے ھیں، ابن کثیر اپنی تفسیر میں آیت مبارکه کے جمله: "مِنْ كُلِّ اَمْرٍ" کے بارے میں لکھتے ھیں حرفِ "من" یھاں به معنی "با" کے استعمال ھواھے، اسی طرح نحوی قواعد کے اعتبار سے حروف جاره ایک دوسرے کی جگه استعمال ھوتے ھیں ، اور "من" اور "با" دونوں حروف جاره ھیں، یعنی فرشتے سال میں رونُماھونے والے تمام تقدیر کو اپنے ساتھ لے کر زمین پر اترتے ھیں۔

بعض مفسرین جیسے مجاھد وغیره نے "مِنْ كُلِّ اَمْرٍ" کو "سلام" سے متعلق جاناھے اور اس کا معنی یوں کیاہے که یه رات ھرقسم کی برائی ، آفت اور بدی سے محفوظ ھے (تفسیر ابن کثیر)

سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝	وہ رات فجر طلوع ھونے تک سلامتی ھے

وہ رات صحت وسلامتی ، رحمت اور رات کو جاگ کر گذارنے والے مؤمنوں پر فرشتوں کی طرف سے درود اور سلام کی رات ھے طلوع فجر تک، یه رات مکمل امن اور سکون کی ھے، شروع سے آخر تک برکت ھے، کوئی

ketabton.com - The Digital Library

بُرائی، فتنه، ناخوشی اس کے پهلے لمحے سے طلوع صبح تک موجود نهیں هے ۔
"سلامٌ" درود وسلام ، یهاں فرشتوں کی دعا مراد هے جو وه مؤمنون کےلیےمغفرت اور رحمت کی دعا مانگتے هیں۔
سلامت : یعنی اس میں عبادت اور اطاعت ، هرچیزسے مؤمنوں کے لیے سلامتی اور امن وامان میں رهنے کا سبب هے، یا یه سالم کے معنی میں هے، یعنی ایسی رات هے جو سالم اور سلامتی سے وابسته هے ۔
شیخ قرطبی اپنی تفسیر میں لکھتے هیں: "سلام" اصل عبارت "هیسلامٌ" هے ، لفظ "هی" حذف هواهے، یعنی یه رات سلام اور سلامتی هی هے، سراسر خیر هے ، شرنام کی کوئی چیزاس سے نهیں هے (قرطبی)۔
بعض دوسرے مفسرین کهتے هیں: "تقدیری عبارت "سلامهو" هے، اور اسے "مِنۡ كُلِّ اَمۡرٍ" کی صفت بتاتے هیں، اس کا معنی یه هے که یه فرشتے هر اس امر کو لائیں گے جو خیر اور سلامتی والا هو، (مظهری)۔
مجاہد آیت کریمه کی تفسیر میں فرماتے هیں:" وه سلامتی والی رات هے که شیطان اس میں کوئی نقصان یا اذیت نهیں پهنچا سکتا"،شعبی کهتے هیں که:" سَلٰمٌ" سے مراد، فرشتوں کا شب قدر میں اهل مساجد پر سلام کرناهے، سورج کے غروب سے لے کر صبح طلوع هونے تک "، "هِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ" یعنی: لیلة القدر کی برکتیں رات کے کسی حصے کے ساتھ مخصوص نهیں هیں، بلکه رات کے شروع سے طلوع فجر تک جاری رهتی ہیں ۔
"مطلع" طلوع، ظاهر هونا، طلوع کا وقت، جب ظاهرهو، یه مصدر میمی یا اسم زمان هے۔

یاد دهانی

شب قدر مختلف مناطق میں ایک هی هے، کیونکه رات وهی نصف کره زمین کا سایه هے، جو که دوسرے نصف کره پر پڑا هے ، اور یه سایه زمین کی گردش کے ساتھ حرکت کرتاهے، اس کی مکمل گردش ایک بار چوبیس گھنٹوں میں پوری هوتی ہے، یه دورانیه دهیرے دهیرے کرۂ ارض کے تمام حصوں پر چهاجاتاهے ، یه کرۂ ارض کی مکمل رات هے، اور قدر کی رات وه هے که جو چند گھنٹے پهلے اوربعد کے فرق سے تمام اهل زمین کی مهمان بنتی هے۔

اس مهینے میں شیطان کے قید هونے کے بارے میں علماء کی آراء

عام طور پر اس سلسلے میں علماء کے نظریات کا خلاصه درج ذیل تین آراء

ketabton.com - The Digital Library

میں نہیں کیاجاسکتاھے:

1 - رمضان سے پہلے شیطان انسان کو گناھوں میں اس حد تک مبتلا کردیتاھے که اس کا اثر اس شخص پر رمضان کے آخر تک رھتاھے، رمضان سے پہلے والے گناھوں کی وجه سے وه رمضان میں اطاعت اور عبادت نہیں کرسکتا، اس بنیاد پر شیاطین رمضان میں قید ھوتے ھیں، لیکن انسان رمضان سے پہلے والے گناھوں کے اثرات کی وجه سے اچھے انداز سے الله کی عبادت کرنے سے محروم جاتاھے۔

2 - شیاطین کا سربراه جیل میں ہوتاھے، جبکہ اس کے چیلے آزاد اور متحرک ہوتے ھیں ۔

3 - لیلة القدر میں کوئی بھی شیطان آزاد نہیں ھوتا، ھرایک قید او رزنجیر میں بندہوتا ھے، اس رات میں انسان ھر برائی سے محفوظ رھتاھے، کیونکه وه تمام رات سلامتی ھے، غروب آفتاب سے طلوع فجر تک، وه رات فرشتوں کے نزول کی رات ھے، پس تمام رات محفوظ اور سلامتی ھے ھربری چیز سے۔

شأن نزول

ابن ابی حاتم نے مجاھد کی سند سے (مرسل) روایت کیاہے که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے بنی اسرائیل کے جھاد کی حالت کا ذکر فرمایاکه وه مسلسل ایک ھزار مھینے تک جھاد میں مشغول رھتے، که کبھی اپنی تلواریں زمین پر نھیں رکھتے تھے، مسلما یه سُن کر حیران ره گئے، اس وقت یه سوره " القدر" نازل ھوئی، اس ایک رات کی عبادت نے اس امت کو بنی اسرائیل کے مجاھدین کی ساری زندگیوں سے اونچا کردیا، یعنی ایک ھزار مھینے کے برابر۔

مجاھد کی روایت کے مطابق ابن جریرنے ایک اور واقعه کا ذکر کیاھے که بنی اسرائیل میں ایک عبادت گذار ھوا کرتاتھا که رات بھر عبادت میں مشغول رھتا اورصبح کو جھاد کے لیے نکلتا ، دن بھر وه جھاد میں مصروف ھوتا، اور اس طرح اس نے ایک ھزار مھینے الله کی عبادت میں گزاری، تو رب تعالی نے سوره قدر نازل فرمائی، اس سے معلوم ھوتاھے که شب قدر امت محمدی کے خصوصیات میں سے ھے (مظھری)۔

ابن کثیر اس قول کوامام مالک کا قول سمجھتے ھیں، بعض شوافع نے اسے جمھور کا قول قرار دیاھے، خطابی اس پر اجماع کا دعوی رکھتے ھیں، لیکن بعض محدثین کا اس میں اختلاف نظر ھے (تفصیل کے لیے تفسیر ابن کثیر ملاحظه کریں)۔

شب قدر اور قرآن کریم کا سبب نزول

الف: قرآن کریم کا نزول: شب قدر کی ایک خصوصیت اور فضیلت یه ہے

ketabton.com - The Digital Library

که قرآن عظیم ، انسانی رهنمائی کی کتاب اور پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی الله صلی الله علیه وسلم کا ابدی معجزه اسی رات میں نازل هوا هے، قرآن مجید کی آیتیں ان کا مطلب اورموضوع کی تائید کرتی هیں: اول:سوره "قدر" فرماتاهے:" اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۝۱"، **دوم:** سوره بقره: 185 ، " شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِىۡۤ اُنۡزِلَ فِيۡهِ الۡقُرۡاٰنُ"، سوم: آیات 3 اور 4 سوره دخان)" اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنۡذِرِيۡنَ ۝۳ فِيۡهَا يُفۡرَقُ كُلُّ اَمۡرٍ حَكِيۡمٍ ۝۴" که هم نے اس کو مبارک رات میں نازل کیا، بیشک هم ڈرانے والے هیں، اس رات کو هرکام کا فیصله خدا کی حکمت کے مطابق کیا جاتاهے۔

مبارک کا کیا مطلب هے؟

لفظ مبارک جوآیت مذکوره میں آیاهے، برکت کے ماده سے لیا گیاهے، یعنی یه رات رحمتوں سے بهری هوئی رات هے، یه نهایت مفید اور نفع بخش رات هے، جس میں نعمتوں اور رزق کی فراوانی هے، اسی طرح همارا عظیم رب فرماتا هے: "اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۝۱ وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۝۲ لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۝۰ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ۝۳" ترجمه: بلاشبه هم نے اسے (قرآن کو) قدر کی رات میں اتارا ، اور تمهیں کیا معلوم شب قدر کیاهے؟ قدر کی رات هزار مهینوں سے بهتر هے"۔

رب تعالی فرماتے هیں: "شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِىۡۤ اُنۡزِلَ فِيۡهِ الۡقُرۡاٰنُ " (سوره بقره: 185) رمضان کا مهینه وه مهینه هے جس میں قرآن نازل کیاگیاهے ."اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۝۱ " هم نے اسے شب قدر میں اتارا" اس لیے مطلق حکم یهی هے که شب قدر رمضان کے مهینه میں هے، جمهور مفسرین کے قطعی حکم کے مطابق شب قدر رمضان کے مقدس مهینے میں هے، یه وه رات هے جس میں قرآن عظیم نازل هوا جو تمام نیکیوں اور برکتوں کا سرچشمه هے ۔

شب قدر ، وه رات هے جس میں قرآن کے نزول سے عالم انسانیت کی تقدیر کی تصدیق اور تعین هوتاهے ، مسلم مفسرین قرآن کے نزول کو دوقسمونمیں تقسیم کرتے هیں :

1 - مجموعی طور پر ایک هی بار میں نزول

2 - تدریجی نزول

نزول دفعی، یعنی قرآن عظیم شب قدر کو پوری طرح حضور صلی الله علیه وسلم کے قلب مبارک پر نازل هوا، اور نزول تدریجی وه نزول هے جو که :

ketabton.com - The Digital Library

23 سال کے عرصے میں قرآن مجید بتدریج حالات اور واقعات کے مطابق پیغمبر اسلام پر نازل ہوا۔

متعدد مفسرین آیت : "اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۝۱ " کی تفسیر میں لکھتے ہیں " اَنۡزَلۡنٰهُ " سے مراد "ہم نے قرآن نازل کیا" نہیں ایسا نہیں کہ شب قدر میں پوری طرح سب کو عرش سے آسمان دنیا پر اتاراگیا، اور یہ بھی نہیں کی قرآن پہلی وحی کی رات مکمل نبی کے دل پر نازل ہوا تھا، یہ دو بے بنیاد دلیلیں اور قرآن کی ان صریح آیات کے مخالف ہیں، جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کے بتدریج نازل ہونے پر دلالت کرتی ہیں ۔

اس آیت کی تفسیر قرآن میں ہی تلاش کی جانی چاہیے، کوئی بھی رائے قرآن کی تفسیرسے متصادم ہو اسے ایک طرف رکھ دیاجائے اور اس سے تعلق نہ رکھاجائے۔

چناچہ قرآن کریم اس بارے میں واضح طورپرکھتاہے: " وَقُرۡاٰنًا فَرَقۡنٰهُ لِتَقۡرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكۡثٍ وَّنَزَّلۡنٰهُ تَنۡزِيۡلًا ۝۱۰۶" (سورة الاسراء: 16) ترجمہ: " اور قرآن عظیم، ہم نے اس کو جدا جدا کر کے (نازل) کیا، تاکہ تو اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھے اور ہم نے اسے، (تھوڑا تھوڑا) نازل کیا"، اسی طرح فرماتاہے: "وَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوۡلَا نُزِّلَ عَلَيۡهِ الۡقُرۡاٰنُ جُمۡلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلۡنٰهُ تَرۡتِيۡلًا ۝۳۲ " (سورہ فرقان : 32) " اور کافرکہتے ہیں: کہ اس پر قرآن ایک ہی دفعہ کیوں نہیں اتارگیا؟ اس طرح آہستہ آہستہ اس لیے اتارا گیا کہ اس سے تمہارے دل کو مضبوط کریں، اور اسی واسطے ہم اس کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے ہے". یہ آیات صاف ظاہرکرتی ہیں کہ قرآن کا نزول جدا جدا اور وقفے وقفے سے تھا، یہ آیات ان لوگوں کی رائے کو باطل کرتی ہیں جو کہتے ہیں کہ قرآن ایک ہی دفعہ میں نازل ہوا ہے ۔

لفظ "أنزلنا" قرآن کریم میں بارش کے لیے بھی استعمال ہواہے، جس کا مطلب ہے بتدریج اور وقفے وقفے سے بارش ، نہ کہ آسمان سے تمام پانیوں کا ایک ہی وقت میں، ایک جگہ اور ایک وقت میں گرنا۔

قدر کے معنی

قرآن کی تصریحات سے یہ معاملہ اتنایقینی ہے کہ شب قدر رمضان کے مقدس مہینے میں ہے، لیکن اس کی تاریخ کے تعین میں اختلاف ہے، اس بارے میں چالیس اقوال مذکور ہیں، لیکن تفسیر "مظہری" میں آیا ہے کہ ان تمام اقوال میں صحیح ترین قول یہ ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرے میں ہے، لیکن اس آخری عشرے میں کوئی خاص تاریخ متعین نہیں

ketabton.com - The Digital Library

هے، البتہ ممکن هے که یه ان راتوں میں سے کسی ایک رات میں هو، یه رات رمضان کے هرمهینے میں بدلتی رهتی هے، صحیح احادیث کے مطابق زیاده امکان هے که طاق راتوں میں هو (21 ، 23 ، 25 ، 27، 29) اور شب قدر سے متعلق تمام احادیث میں ، جن میں طاق راتوں کا ذکر هے تطبیق دی گئی، اگر شب قدر اس میں هو، اور هر رمضان میں بدلتی رہتی ہو تو تمام احادیث اپنی جگه صحیح اور مستحکم هیں، ان میں سے کسی میں تاویل کی ضرورت نهیں هے اس لیے اکثر فقهاء أئمه نے کهاهے که شب قدر رمضان کے آخری عشرے میں بدل جاتی هے۔

ابو قلابہ، امام مالک ، احمد بن حنبل ، سفیان ثوری، اسحاق ابن راهویه، ابو ثور، مزنی، ابن خزیمه وغیره سب نے یهی کهاهے، امام شافعی کی ایک روایت بهی اس قول سے متفق هے، امام شافعی کی ایک اور روایت میں هے که اس رات کو تبدیل نهیں کیا جاسکتا، بلکه طے شده هے (تفسر ابن کثیر) ۔

صحیح بخاری میں حضرت عائشه ؓ سے مروی هے که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "تحروا لیلة القدر فی العشر الاواخر من رمضان" (شب قدر کو رمضان کے آخری دس راتوں میں تلاش کرو) صحیح مسلم میں حضرت ابن عمر ؓ سے ایک روایت هے که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: " فاطلبوها فی الوتر منها " قدر کی رات کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو (تفسیر مظهری)۔

اس بارے میں که رمضان کی راتوں میں سے کون سی رات شب قدر هے، کیا یه رات واقعی رمضان المبارک کے آخری عشره میں هے، اور وه بهی طاق راتوں میں، یا جفت راتوں میں هے، اس بحث کے لیے احادیث نبوی کی طرف رجوع کرنا چاهیے ۔

علماء متاخرین میں سے بعض نے ذکر کیا هے که لیلة القدر رمضان کی "27" ویں رات هے، اس کی وجه یه هے که لیلة القدر کے الفاظ سورة القدر میں ہیں، اور لیلة القدر کا لفظ عمومی طورپر "9" حروف پر مشتمل هے، اس حساب سے "9 * 3 = 27 هوجاتاهے ، لیکن سب سے پهلے تو یه کهنا چاهے که لیلة القدر فضیلت والی رات میں سے هے، جوسال بهر کی تمام راتوں پرفضیلت رکهتی هے، اور اسے خاص برتری حاصل هے، کیونکه یه رات قرآن اور اس کے نزول کی رات هے، نبی کریم صلی الله علیه وسلم اس رات کی فضیلت کے بارے میں فرماتے هیں : " مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ " (بخاری: 35) ترجمه: "جو شخص شب قدر ایمان کے ساتھ

ketabton.com - The Digital Library

محض ثواب آخرت کے لیے ذکر وعبادت میں گزارے، اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جائیں گے"۔

احادیث مختلف ہونے کی وجہ سے شب قدر کے تعین کےبارے میں علماء کی آراء مختلف ہیں، لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ رات رمضان المبارک کے آخرے عشرہ اور طاق راتوں میں ہے ۔

عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ : " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ يُخْبِرُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَتَلاحَى رَجُلانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ: "إِنِّي خَرَجْتُ لأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَإِنَّهُ تَلاحَى فُلانٌ وَفُلانٌ، فَرُفِعَتْ، وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ، الْتَمِسُوهَا فِي السَّبْعِ وَالتِّسْعِ وَالْخَمْسِ" (بخاري:49)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حجرے سے نکلے، لوگوں کو شب قدر بتانا چاہتے تھے (کہ وہ کونسی رات ہے) اتنے میں دومسلمان آپس میں لڑپڑے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو اس لیے باہرنکلا تھا کہ تم کو شب قدر بتلاؤں اور فلاں فلاں آدمی لڑپڑے تو وہ میرے دل سے اٹھالی گئی اور شاید اسی میں کچھ تمھاری بھتری ہو (تو اب ایساکروکہ(شب قدر کو رمضان کی ستائیسویں، انتیسویں وپچیسویں رات میں ڈھونڈا کرو"،(البتہ یہاں مراد رمضان کا آخری عشرہ ہے) ۔

عبد اللہ بن عمرروایت کرتے ہیں کہ :" أَنَّ رِجَالاً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِي صلی اللہ علیہ وسلم أُرُوا لَيلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: "أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ". (بخاري: 2015) ترجمہ: میں دیکھ رہاھوں کہ تمھارے سب کے خواب آخری سات راتوں پر متفق ہوگئے ہیں، اس لیے جو اس کو تلاش کرناچاہے وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے"

ابوسعیدخدریؓ فرماتے ہیں: " اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِي صلی اللہ علیہ وسلم الْعَشْرَ الأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَخَطَبَنَا وَقَالَ: "إِنِّي أُرِيتُ لَيلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا أَوْ نُسِّيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ فِي الْوَتْرِ..." (بخاري: 2016) " ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے دوسرے عشرہ میں اعتکاف میں بیٹھے، پھر بیس تاریخ کی صبح کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف سے نکلے اور ہمیں خطبہ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی، لیکن پھر بھلادی گئی ، اس لیے تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو..."

ketabton.com - The Digital Library

عبد اللہ بن عباس ؓ روایت کر تے ھیں کہ : "أَنَّ النَّبِي صلى الله عليه وسلم قَالَ: «الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى". (بخاري 2021) " نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو، جب نو راتیں باقی رہ جائیں، یا سات راتیں باقی رہ جائیں، یا پانچ راتیں باقی رہ جائیں"۔

عبد اللہ بن عباسؓ دوسری روایت میں بیان کرتے ھیں : " قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: «هِيَ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ هِيَ فِي تِسْعٍ يَمْضِينَ أَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ يَعْنِي لَيلَةَ الْقَدْرِ". (بخاري: 2022) " رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شب قدر رمضان کے (آخری)عشرہ میں پڑتی ھے، جب نو راتیں گزرجائیں یاسات باقی رہ جائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد شب قدر سے تھی"۔

شب قدر کے تعیین میں مروی احادیث کے مطابق یہ مختلف ھیں، اور شاید اس رات کو نہ جاننے کی حکمت یہ ھے کہ مؤمنین اس رات میں عبادت کا اجر وثواب حاصل کرنے کی حرص کریں اور اس ثواب کو حاصل کرنے کے لیے آخری عشرہ میں زیادہ سے زیادہ کوشش کریں ، لیکن اکثرعلماء کا عقیدہ یہ ھے کہ شب قدر ھرسال رمضان المبارک کی ستائیسویں میں ھے – واللہ اعلم۔

شب قدر کو پانے کی کوشش اور جستجو

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث مروی ھے :"من قام ليلة القدر ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه " (جوکوئی شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور حصول ثواب کی نیت سے عبادت میں کھڑا ھو اس کے تمام اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے)۔

اھل سیر لکھتے ھیں کہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود شب قدر کو تلاش کرنے کی کوششیں کرتے تھے ، اور صحابہ کرام کو بھی تلاش کرنے کی تشویق اور ترغیب دیتے تھے، منقول احادیث سے معلوم ھوتاھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں شب قدر تک پھنچنے کے لیے اس قدر نماز پڑھتے، دعا اور تلاوت کرتے کہ سال کے دوسرے دنوں میں ایسی کوشش نھیں کرتے تھے، بلکہ اپنے گھروالوں کو بیدار کرتے کہ وہ بھی شب قدر پالیں۔

عائشہ رضی اللہ عنھا بیان کرتی ھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "كان إذا دخل العشر الأواخر أحيا الليل وأيقظ أهله وشد المئزر" (بخاري: 2024).

رمضان کے آخرمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کمر کو مضبوطی

ketabton.com - The Digital Library

سے باندھ لیتے، (اپنی ازواج سے دور رہتے) اور اپنی راتوں کو عبادت کے ساتھ زندہ رکھتے اور اپنے اھل وعیال کو بھی جگاتے تھے۔
مسند میں عبادہ بن صامت سے مرفوع روایت ھے کہ: جس نے شب قدر کو حاصل کرنے کے لیے شب بیداری کی، اور اسے پانے میں کامیاب ھوگیا تو اس کے پچھلے اور آئندہ گناہ معاف کردیے جائیں گے ۔
بعض صحابہ وتابعین کے بارے میں بھی آیاھے، کہ آخری عشرے میں شب قدر تک پھنچنے کی امید میں غسل کرتے اور خوشبولگاکر بھترین حالت میں شب قدر کو پالیں، اس لیے مسلمان روزہ داروں کے لیے لازم ھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی سیرت پر عمل پیرا ھوتے ھوئے اس مقدس رات کو حاصل کرنے کے لیے اپنی کوششیں صرف کردیں، بالخصوص رمضان کے آخری عشرے میں، یقیناً یہ رات رمضان المبارک کے آخری عشرے میں وہ بھی طاق راتوں میں ھے، اکثر وبیشتر امید یھی ھے کہ یہ ستائیسویں کی رات ھوگی۔
اس کی دلیل مسلم کی حدیث ھے جو أبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ھے: " میں خدا کی قسم کھاتاھوں، میں جانتاھوں کہ وہ کونسی رات ھے، اور یہ وہ رات ھے جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ھمیں اس رات کو شب بیداری کرنے کا حکم فرمایا، وہ رات ستائیسویں کی ھے"، اور ابی اس کی قسم کھاتے تھے اور کھتے تھے ان نشانیوں کے ساتھ جو ھمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ھمیں بتائے ھیں کہ اس دن صبح سورج طلوع ھوگا، جس میں شعاعیں نھیں ھوگی۔
حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنھا فرماتی ھیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے خدا کے رسول! اگر مجھے شب قدر مل جائے تو میں کیا کھوں ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھو : " اللھم إنك عفو کریم تحب العفو فاعف عنی " (رواہ احمد وترمذی وصححہ الألبانی) ترجمہ: اے اللہ تو معاف کرنے والاہے ، معافی کو پسند کرتاہے مجھے معاف کردے ۔

ای خواجه چه جوی از شب قدر نشانی
هرشب، شب قدر است اگر قدرش بدانی (سعدی شیرازی)

شب قدر کیوں متعین نھیں ھوئی ؟

علماء اور مفسرین لکھتے ھیں کہ ھرقیمتی چیزتک رسائی کی جدوجھد، کوشش اور ایک طرح کی محنت کی ضرورت پڑتی ھے، یہ معروف ھے ، ھروہ چیز جس کی اھمیت زیادہ ہوگی تو اس کی قیمت بھی زیادہ ھوگی۔

ketabton.com - The Digital Library

شب قدر کی عبادت کی قدر هزار مهینوں سے زیاده بهتر هے، واضح رهے که اس رات کو دیکهنا اور حاصل کرنا کوئی آسان کام نهیں هے اور نه هی اتنے آسان طریقے سے پاناممکن هے، اگر کسی شخص کے لیے اس آسانی کے ساتھ اس رات تک رسائی ممکن هو تو یه تمام انسانوں کو میسرهوگی، اسے حاصل کرنے کے لیے بهت جدوجهد، عبادت اورمحنت درکارهے ، مفسرین لکهتے هیں که اس رات کا رمضان المبارک کی طاق راتوں میں پوشیده هونے اور شب قدر کی وضاحت نه هونے کی وجه بندوں کی عبادت میں وسعت اور اضافه اور ان کا پروردگارسے زیاده قربت هے، رب عظیم سے دعاگوهیں که همیں یه رات عطا فرمائے۔

هرسال شب قدر کا اعاده

سب سے پهلے تو یه کهناچاهیے که شب قدربنیادی طور پر نزول قرآن کے پهلے سال میں تهی، لیکن اس آیت مبارکه کا مفهوم :"تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ "جوکه فعل مضارع هے ، اس میں اس مقدس رات کی تکرار اور تسلسل کو ظاهر هوتا هے، اس کا مطلب یه هے که شب قدر صرف اس سال کی پهلی رات پر منحصر نهیں تهی جس میں قرآن نازل هواتها، بلکه یه مقدس رات هرسال ماه رمضان المبارک میں دهرائی جاتی هے اور (فرشتے، روح) اس میں نازل هوتے هیں؛ لهذا هرقمری سال اور رمضان المبارک کے مهینے میں یه رات هوتی هے، اس فرق کی ساتھ که اب قرآن نازل نهیں هوتاهے، بلکه صرف فرشتے اور روح نازل هوتی هے، اور بنی نوع انسان پر رحمت الٰهی نازل هوتی هے، لیکن کیسے ؟ یه واضح طور پر معلوم نهیں هے ۔

شب قدر کی عبادت هزار مهینه سے بهتر هے

سال کے بعض ایام ایسے بهی هیں جن کے الله کی هاں قدر وقیمت اور خاص مقام هے، ان میں سب سے زیاده اهم قدر کی رات هے، ایسی رات جس کی تعریف میں قرآن کریم فرماتاهے: "لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ " (قدر کی رات هزار مهینوں سے بهترهے) ، قرآن مجید سوره قدر میں کهتاهے: "اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ "

ترجمه: بلاشبه هم نے اسے (قرآن کو) قدر کی رات میں اتارا ، اور تمهیں کیا معلوم شب قدر کیاهے؟ قدر کی رات هزار مهینوں سے بهتر هے"۔

رب تعالی فرماتے هیں : "شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ " (سوره بقره: 185) (رمضان کا مهینه وه مهینه هے جس میں قرآن نازل کیاگیاهے) اور پهر هم سوره قدر میں پڑهتے هیں: "اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ " که هم نے اسے شب قدر

ketabton.com - The Digital Library

میں اتارا" قرآن کے مطلق حکم کے مطابق رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں شب قدر ھے، اب بعض مسلمانوں کے ذھنوں میں یہ سوال پیدا ھوتاھے کہ پچھلے انبیاء کی امتوں کی عمر یں طویل ہوتی تھیں، اور شاید ان کی عبادت ھماری عبادت سے زیادہ تھی، مثلا: نوح علیہ السلام کے پیروکاروں کے عمر ایک ھزار سال سے زیادہ ہوتی تھی، لیکن ھماری عمریں شاید ساٹھ، سترسال سے اوپر نہ جائیں ؛ لھذا ھم کتنی ھی عبادت کریں، ھماری عبادت ان کے درجے کو نھیں پھنچے گی۔

لیکن ایسا نھیں ھے، رب العزت نے اپنے فضل وکرم کی بنا پر امت مسلمہ کو ایک رات کی عبادت ھزار مھینوں کی عبادت کے برابر عطا فرمائی، اور خاص خوبصورتی کے ساتھ فرمایا: "لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ " کہ شب قدر ھزار مھینوں سے بھتر ھے، اگر ھم 1000 کو 12 مھینون سے تقسیم کریں گے تویہ 83 سال کے برابرھے، اگر کوئی شخص ساٹھ"60" کی عمر تک قدر کی راتوں میں عبادت کرے، اور ھم "60" کو "83" سے ضرب دیں تو یہ "4980" سال کے برابر ھوجاتاھے، یہ ھے شب قدر کی فضیلت اور عبادت۔

شب قدر کی فضیلت اور برتری

یہ واضح ھے کہ خدا کی مخلوقات تخلیق کے اعتبارسے آپس میں ایک دوسرے پر فوقیت اور فضیلت رکھتی ھیں، اور یہ فضیلت اور بھتری جیسے مساجد کی جگھوں کی فضیلت غیر مساجد کی جگھوں پر اور مساجد کے ما بین بھی اور خاص اور عام میں جیسے مسجد الحرام کی فضیلت دوسری مساجد پر، اسی طرح وقت اور زمانہ کی فضیلت ایک دوسرے پر جس طرح ماہ رمضان کی فضیلت دوسرے مھینوں پر، یا عرفات کے دن کی فضیلت دوسرے دنوں پر، اسی طرح انسانی تخلیق میں ایک دوسرے پر فضیلت، البتہ تقوی کے اعتبار سے ، جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقت کی فضیلت دوسرے انسانوں کی تخلیق پر ؛ چنانچہ اسی طرح شب قدر سال کی تمام راتوں پر خاص فضیلت رکھتی ھے ۔

اس رات کی برتری اور فضیلت میں سے ایک فضیلت اس رات میں قرآن کریم کا نزول ھے، "اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ " اور ایک بارپھر سورہ دخان آیت "3" میں فرماتے ھیں: "اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ " کہ ھم نے اس کو مبارک رات میں نازل کیا "۔

ketabton.com - The Digital Library

پیغمبر صلی الله علیه وسلم فرماتے هیں: "«من قام لیلة القدر إیماناً واحتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه"، (رواه الجماعة إلا ابن ماجه.) ترجمه: (جوکوئی شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور حصول ثواب کی نیت سے عبادت میں هو اس کے تمام اگلے گناه بخش دیے جائیں گے) اس رات کی سب سے بڑی فضیلت یه هے که اس ایک رات کی عبادت هزار مهینوں یعنی: تراسی (۸۳) سال سے بهتر هے، اس کے برابر هونے کی کوئی حد مقرر نهیں هے که کتنی بهترهے ، کیا دوبرابر، یا چار برابر، دس برابر یا سو برابر وغیره ان سب کا امکان هیں۔

صحیحین میں حضرت ابوهریره سے نقل کیاگیاهے که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: جو کوئی قدر کی رات عبادت کے لیے اٹھے اس کے تمام گناه معاف کیے جائیں گے، حضرت ابن عباس رضی الله عنه سے روایت هے که نبی صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: تمام وه فرشتے جو سدرة المنتهی میں سکونت رکھتے هیں شب قدر میں وه سب جبرئیل کے ساتھ دنیا میں اترتے ہیں، کوئی مرد عورت ایسی نهیں هے جن کو وه سلام نه کریں سوائے اس کے جو شراب پیتاہو یا سور کا گوشت کهاتاہو۔

ایک حدیث میں نبی کریم صلی الله علیه وسلم فرماتے هیں : "جوکوئی بهی شب قدر کے خیراوربرکت سے محروم رها، تو وه مکمل محروم رها" لیکن یه هرکسی کو حاصل نهیں هوگا اور نه هی شب قدر کے اجروثواب اور برکات کے حصول میں ان کا کوئی دخل هوگا، اس لیے آپ ان کے بارے میں نه سوچیں ۔

محترم قارئین:

شرعی نصوص اور قرآن کریم کی آیات کا خلاصه یه نکلتاہے که "شب قدر" رمضان کے مقدس مهینے کی راتوں میں سے ایک هے، اسی لیے اس آخری عشره کو عبادت میں شرعی هدایات کے مطابق گزارنے کا حکم دیاگیاهے، کیونکه ایک طرف قرآن کهتاهے :"شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْاٰنُ " قرآن کریم رمضان کے مهینے میں نازل هوا، اور دوسری طرف سوره مبارکه کی پهلی آیت : "إِنَّآ أَنزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ " سے معلوم هوتاهے که شب قدر میں قرآن نازل هوا، لهذا ان دوآیت شریفه کے مجموعه سے واضح هوتاهے که شب قدر رمضان المبارک کےمقدس مهینے میں هے، لیکن یه واضح نهیں هے که رمضان المبارک کی راتوں میں سے کون سی رات هے۔

اس حوالے سے جو روایات موجود هیں ان میں شب قدر کو ان راتوں کے درمیان میں سے شمار کیا گیاهے، پهلی ۱۷ ویں ، 19 ویں ، 21 ویں ، 23 ویں ، 27 ویں ، 29 ویں ، بعض احادیث میں اس بات پر زوردیاگیاهے که

ketabton.com - The Digital Library

شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے میں ھے، اور یہ اکیسویں یا ۲۳ ویں راتوں میں سے ایک ھے، بعض روایات میں یہ تصریح کی گئی ھے کہ شب قدر رمضان کے مقدس مہینے کی ۲۳ ویں رات کوھے، ان میں سے وہ حدیث جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کی روایت کردہ ہے:" كان إذا دخل العشر الأواخر أحيا الليل وأيقظ أهله وشد المئزر" (بخاري: 2024). جب رمضان کا آخری عشرہ آتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جاگتے اور اپنے گھروالوں کو جگاتے اور عبادت کے لیے کمربستہ ہوجاتے۔

امام احمد اور صحیح مسلم کی روایت میں یہ بھی ھے: "كان يجتهد في العشر الأواخر مالا يجتهد في غيرها" رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اتنی زیادہ محنت کرتے تھے کہ سال کے دیگردنوں میں اتنی نہیں کرتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت ھے کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اگر مجھے معلوم ھوجائے کہ شب قدر کونسی رات ھے تو میں کیا کھوں ؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللهم انك عفو تحب العفو فاعف عني " (اے اللہ ! تو سب سے زیادہ بخشنے ولاھے، اور بخشش کو پسند کرتاھے، پس مجھے بخش دے)۔

اس رات کی نمایاں نشانیاں اور علامات

شب قدر کی علامات اورخصوصیات کے بارے میں علمائے کرام نے احادیث نبوی کی بنیاد پر متعدد آراء پیش کی ھیں ، جن میں سے چند آراء ذیل میں بیان کی جاتی ھیں:

مفسرین لکھتے ھیں: کہ لیلۃ القدر کی نمایاں نشانیوں میں سے ایک یہ ھے کہ یہ نسبتًا پرسکون رات ھوتی ھے، اور مؤمن کا دل اس رات میں سکون پاتاھے اور نیک کام کرنے کی خواھش بڑھ جاتی ھے ۔

کھتے ھیں: شب قدر کی صبح "سورج" کمزوراور سرخ دکھائی دے گا، جیساکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب قدر کے بارے میں فرمایا: میں نے شب قدر کو دیکھا لیکن مجھے بھلادیاگیا، شب قدر رمضان کے آخری عشرہ کی راتوں میں سے ایک رات ھے، اور یہ ایک معتدل رات ھے، نہ گرم ، نہ سرد، روشن اور سفید ھے، گویا اس میں چاندپورا چمک رہاہو، اس رات کوشیطان اس وقت تک نہیں نکلتا جب تک صبح طلوع نہ ھو۔

روایت ھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو شب قدر کی خبردینے کے لیے گھر سے نکلے ، اس دوران انھیں دو آدمی ملے جو آپس میں لڑرھے

ketabton.com - The Digital Library

تھے تو آپ یہ خبربھول گئے، شب قدر کو چھپانے میں حکمت ایسے ھی ھے جیسے موت اور قیامت کے دن کو چھپانے میں ھے، تا کہ جو شخص عبادت کا پابند ھے، وہ اپنی محنت اور جدجھد میں اضافہ کردے، سستی اور کوتاھی نہ کرے، اور ایک مخصوص رات پر بھروسہ نہ کرے۔
لیکن بہ ھرصورت مسلمانوں کے لیے بھتر یہ ھے کہ رمضان المبارک کی ھر رات کو اس امکان کے ساتھ کہ یہ شب قدر ھے عبادت، تلاوت اور دعاؤں میں گزاریں، اور اپنی دعائیں تین یا چار رات یا پھر طارق راتوں کے ساتھ مختص نہ کریں۔

شب قدر میں قرآنی دعائیں

شب قدر میں پڑھی جانے والی سب سے افضل دعاؤں میں سے وہ دعا ھے جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی عایشہ رضی اللہ عنھا کو سکھائی ھے،جیساکہ ترمذی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت کیا ھے اور حدیث کوبھی صحیح قرار دیاھے کہ انھوں نے کھا: میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اگر مجھے شب قدر کا علم ھوجائے تو میں کیاکھوں؟ آپ نے فرمایا: " قُولی:اللھمّ إنّك عفُوٌّ تُحبُّ الْعَفْو فاعْف عَنی " (کھو: اے اللہ ! توبخشنے والاھے، معافی اوربخشش کوپسند کرتاھے، پس تومجھے معاف کردے اور بخش دے) قدر کی راتوں میں ھرقسم کی دعا مانگ سکتے ھیں، لیکن بھتر یہ ھے کہ جو دعائیں قرآن کریم میں مذکور ھیں وہ دعائیں پڑھی جائیں، جیسے:
"رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ○ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ○ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ○ وَاعْفُ عَنَّا ۚ○ وَاغْفِرْ لَنَا ۚ○ وَارْحَمْنَا ۚ○ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ " و یا "رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ○ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ" و یا "قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۚ○ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ" و یا "رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا" و یا " رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ " و یا "رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم" و یا "رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۚ○" یا وہ دعائیں پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں مذکور ھیں جیسے:
"اللَّهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ مِنَ الخَيرِ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَ اَعُوذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَ مَا لَمْ اَعْلَمْ" و یا "اللَّهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الاُمُورِ كُلِّهَا وَ اَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيا وَ عَذَابِ الآخِرَةِ" و یا "اللَّهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ الهُدَى وَ التُّقَى وَ العِفَافَ وَ الغِنَى" و یا "اللَّهُمَّ اَغْنِنِي بِالعِلْمِ وَ زَيِّنِّي بِالحِلْمِ وَ اَكْرِمْنِي

ketabton.com - The Digital Library

بِالتَّقْوَى وَ جَمِّلْنِي بِالعَافِيةِ» و يا «اللَّهُمَّ مُقَلِّبَ القُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ" و يا "اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي مُنْكَرَاتِ الاَخْلاقِ وَ الاَهْوَاءِ"و يا "اللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ الاَشْياءِ اِلَى وَ اجْعَلْ خَشْيَتَكَ اَخْوَفَ الاَشْياءِ عِنْدِي وَ اقْطَعْ عَنِّي حَاجَاتِ الدُّنْيا بِالشَّوْقِ اِلَى لِقَائِكَ وَ اِذَا اَقْرَرْتَ اَعْيُنَ اَهْلِ الدُّنْيا مِنْ دُنْياهُمْ فَاَقْرِرْ عَيْنِي مِنْ عِبَادَتِكَ".

فرشتے شب قدر میں کیوں اور کس کے لیے اترتے ھیں

اس رات کی نمایاں خصوصیات میں سے جبریل اور دیگر فرشتوں کا نزول ھے، اس آیت شریفه کے مطابق: "تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ " ترجمه: " اس میں روح (جبرئیل) اور فرشتے هرکام کے (انتظام) کے لیے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتےهیں" ، اس کے متعلق که روح سے کون مراد ھے؟ بعض نے کها: "جبرئیل امین" ھے که جنهیں "روح الامین" بھی کهاگیاھے، اور بعض نے "روح" کی به معنی "وحی" تفسیر کی ھے، سوره "شوری" کی آیت "52" کے مفهوم کے مطابق : "وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ۭ " ترجمه: "اور اسی طرح (اے محمد) ہم نے پنے حکم سے ایک روح تمہاری طرف وحی کی"، بعض مفسرین روح کو فرشتوں سے بڑھ کر ایک عظیم مخلوق سمجھتے ھیں۔

قابل ذکر بات یه ھے که: فرشتے کسی خاص شخص پر نهیں اترتے، بلکه شب قدر میں ملائکه زمین پر اترتے هیں تا که شب بیداری کرنے والوں پر سلام اور رحمت ومغفرت کی دعائیں بهیجیں، اور دعا مانگنے والوں کی دعاؤں پر آمین کهیں، فرشتوں کا نزول الله کی رحمت اور برکت کا نزول ھے، همارے عظیم رب فرماتے هیں: "تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ " ترجمه: "اس میں روح (جبرئیل) اور فرشتے هرکام کے (انتظام) کے لیے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتےهیں"۔

آسمانون سے زمین کی طرف (هرکام کے لیے) یعنی : وه اگلے سال تک هر اس معاملے اور نظم کے انجام دهی کے لیے اترتے هیں: جس کا الله تعالی نے حکم دیاهو، جیساکه هم نے ذکرکیا "روح" : جبرئیل علیه السلام ھے، اگرچه لفظ "ملائکه" میں وه بهی شامل هیں، لیکن ان کی شرف وعزت کی وجه سے انهیں خاص طور پر ذکر کیاگیاھے، پس یه عطف خاص برعام میں سے ھے۔

فرشتوں کے نزول کا ایک فائده یه ھے که وه زمین پر هر قسم کی اطاعت دیکھتے هیں، جو انهوں نے اهل آسمان میں نهیں دیکھی، اس کے علاوه وه اهل زمین کے گنهگاروں کی فریاد بهی سنتے هیں جن کی آه وپکار اور فریاد

ketabton.com - The Digital Library

خداتعالی کے نزدیک تسبیح پڑھنے والوں کی تسبیح کے زمزمے سے زیادہ محبوب ھے، تو اس وقت وہ ایک دوسرے سے کھتے ھیں: کہ آئیے ایک ایسی آواز سنیں جو ھمارے رب کو ھماری تسبیح سے زیادہ محبوب ھے ۔

وہ اعمال جو شب قدر میں کرنے چاھیئں

مفسرین ، محدیثن اورعلماء کی اکثریت کی رائے ھے کہ یہ سنت میں سے ھے کہ روزہ دار رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف میں بیٹھیں، نیکی اور ثواب سے لطف اندوز ھوجائیں اور شب قدر حاصل کرسکیں ۔

اور مستحب ھے کہ آدمی خود کو عبادات جیسے نماز، تلاوت قرآن ، سبحان اللہ ، الحمدللہ ، لاالہ الا اللہ اور اللہ اکبر کھنے اور استغفار کرنے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے، دعاکرنے علمی گفتگو کرنے اس جیسے دیگر اعمال خیر میں مشغول رکھے ۔

اعتکاف کرنے والے کا فضول باتوں اور افعال میں مصروف رہنا مکروہ ھے، جس طرح اس کے لیے یہ سوچ کرخاموش رھنا مکروہ ھے کہ اس کی خاموشی اسے خدا کے قریب کردیتی ھے ۔

رمضان المبارک میں تمام مقدس کتابوں کا نزول

حضرت ابوذر عفاری رضی اللہ عنہ ایک حدیث روایت کرتے ھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراھیم کے صحیفے "3" رمضان کو، تورات "6" رمضان کو، انجیل "13" ویں تاریخ کو، اور زبور "18" ویں رمضان کو اتاری گئی ھے، اور قرآن کریم "24" رمضان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیاگیاھے ۔

فرشتوں کا نزول خاص لوگوں کے لیے ھے

شب قدر میں فرشتے کسی خاص اور معین شخص کے لیےنھیں اترتے، بلکہ شب قدر میں ملائکہ زمین پر اتر تے ھیں، تاکہ شب بیداری کرنے والوں پر سلام بھیجیں اور ان کے لیے رحمت ومغفرت کی دعائیں کریں، اور دعا مانگنے والوں کی دعاؤں پر آمین کہیں۔

فرشتوں کا نزول خدا کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول ھے، جس طرح کہ قرآن کی تلاوت اور علمی حلقوں کے دوران اترتے ھیں، اور اپنے پر طالب علموں کے لیے پھیلاتے ھیں :"تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ "

ترجمہ: "اس میں روح (جبرئیل) اور فرشتے ھرکام کے (انتظام) کے لیے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتےھیں"، اور آسمانو سے زمین کے (ھرکام کے لیے) یعنی: وہ اگلے سال تک ھر اس معاملے اور نظم کے انجام دھی کے لیے اترتے ھیں ، جس کا اللہ تعالی نے حکم دیاھے۔

ketabton.com - The Digital Library

کون سے انسان فرشتوں سے افضل ھیں

اس میں کوئی شک نھیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مخلوقات میں سب سے افضل اور سب سے زیادہ عزت والے ھیں، اور آپ کی فضیلت تمام انسانوں، فرشتوں اور جنوں سے زیادہ ہے اس حقیقت میں کوئی شک نھیں ھے، لیکن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور فرشتوں کے علاوہ لوگوں کے بارے میں بھی بعض اقوال ھیں:

1 - یہ ھے کہ انسان فرشتوں سے افضل ھے، علماء نے انسانوں کو فرشتوں سے افضل قرار دیاھے، ان کا استدلال ھے کہ اللہ تعالی نے فرشتوں کو آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دیا چنانچہ انھوں نے کھاکہ فرشتوں پر انسانوں کی فضیلت ھے، فرمایا: "وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا " (سورہ بقرہ: 34) یعنی : (جب ھم نے فرشتوں سے کھا: آدم کے لیےسجدہ کرو، سب نے سجدہ کیا) ۔

2 - یہ ھے کہ ملائک انسانوں کی بہ نسبت افضل ھیں، علماء کی ایک تعداد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے استدلال کرتے ھیں کہ آپ نے فرمایا: "يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ،..." (بخاری : 7405)

ترجمہ: خدا تعالی فرماتاھے: "میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ھوں، اور میں اس کے ساتھ ھوں، جھاں بھی وہ مجھے یاد کرے، اور جب وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتاھے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتاھوں، اور جب وہ مجھے مجلس میں یاد کرتاھے تو میں اسے اس سے بھتر (فرشتوں کی) مجلس میں یاد کرتاھوں..."

اور افضل ترین گروہ کے درمیان ذاکرین کو یاد کرنے کا مطلب ہے فرشتوں کے گروہ میں یاد کرنا، یہ حدیث بتاتی ھے کہ فرشتے انسانوں سے افضل ھیں۔

3 - تیسرا نظریہ ھے کہ فرشتے انسانوں سے پھلے پیدا کیے گئے ھیں اور نور سے پیدا کیے گیے ھیں اور وہ تکبر اور نافرمانی نھیں کرتے، اور جو حکم ان کو دیا جاتاھے اس کی نافرمانی نھیں کرتے، اور وہ وھی کرتے ھیں جو ان کو حکم دیاجاتاھے، اور وہ شھوت پرست نھیں ھیں، اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز بندے ھیں، اس بنا پر وہ افضل ھیں، لیکن انسان چونکہ خدا کی رضا کے مقام پر ھوتے ھیں اور رب کی طرف سے ان کی عزت ھوتی ھے، اور جنت میں ملائک انھیں خوش آمدید کہیں گے، اور انھیں سلام کریں گے، اس لیے انسان فرشتوں سے افضل ھیں (یہ شیخ الاسلام

ketabton.com - The Digital Library

ابن تیمیه کا قول هے)۔

4 - چوتھا نظریه خاموشی کانظریه هے، یعنی وه کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح نهیں دیتے ، (یه شیخ ابن عثیمین کا قول هے) ، کیونکه اس مسئلے (یعنی فرشتے یا انسان کا افضل هونا) یه نه مفید هے اور نه هی ضروری، اور نه هی کسی مسلمان کے لیے فائده مند هے، اس لیے بهترهے که ان مسائل سے پرهیزکیاجائے، کیونکه صحابه کرام رضی الله عنهم اجمعین ایمان اور علم سے متعلق هرکسی سے زیاده حریص تهے، وه کبهی بهی ان بحثوں میں شامل نهیں هوئے اور ایک دوسرے سے نهیں پوچهتے تهے که فرشتے بهترهیں یا انسان؟ جس چیز کے بارے میں صحابه نے خاموشی اختیار کی هے بهتر هے که هم بهی خاموشی اختیارکریں، کیونکه ایک شرعی اصول موجود هے جس پر توجه کرنی چاهیے اور وه یه هے که :"دین کے جس معاملے میں صحابه کرام نے خاموشی اختیار کی هے، جان لیں کی اس چیز میں پڑنا، ایک لایعنی اور فضول معامله سمجها جاتاهے اس کی کوئی ضرورت نهیں هے"۔

کیونکه جوچیزهمارے لیے ضروری هے وه کلام الله یاسنت رسول یاصحابه کرام سے لی جائے، اور اگر کسی دینی مسئله میں ان تین طریقوں میں سے کسی ایک میں بهی نه ملے، پس معلوم هونا چاهیے که وه چیز دین کا حصه نهیں اس لیے اس میں مشغول هوجانا غیرضروری هے، (دیکهیں: شرح العقیده السفارینیة ؛ علامه ابن عثیمین صفحه : 605)معلوم هوتاهے که انسان اور فرشتوں میں افضلیت کا حکم لگانا غیر ضروری امر هے اس بارے میں جاننے کی ضرورت نهیں هے، اس سے اجتناب هی بهترهے، اور هم یهی کهیں گے که: خدا هی بهتر جانتاهے ، والسلام.

کیا واقعی شیطان فرشتوں کا استاد تها؟

رهی بات که کیا واقعی ابلیس فرشتوں یعنی ملائک کا استاد تها، شریعت کتاب وسنت صحیحه میں اس بارے میں کوئی دلیل موجود نهیں هے، اس لیے بغیر دلیل کے اس طرح دعوی نهیں کیا جاسکتا، جوبهی ایسا کهے اس کے پاس کتاب وسنت سے دلیل هوناچاهیے، ورنه بغیر علم کے ایسی بات نه کرے، کیونکه رب تعالی فرماتاهے: "وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۚ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۝٣٦ " (سوره اسراء) ترجمه: یعنی : اور جس چیز کو تم نهیں جانتے هواس کی پیروی نه کرو" الله تعالی بندے کو ایسی بات کهنے یا عمل کرنے سے منع فرماتاهے جس کا اسے علم نه هو، اور اس معنی میں جهوٹی گواهی دینا، جهوٹ بولنا، بهتان لگانا اور دوسروں کو طعنے دینا، لوگوں میں عیب تلاش کرنا، علمی حقائق کو بدلنا، جعلی چیزیں اور دیگر فراڈ اور

ketabton.com - The Digital Library

اندازے پر مبنی فریب اور اعمال ھیں: "کیونکه کان، آنکھ اوردل سب سے سوال کیاجائے گا" یعنی: ان کے مالک سے پوچھا جائے گا که اس نے ان حواس کو کس طرح استعمال کیا؟ کیونکه انسانی حواس ایسے آلات اور اوزار ھیں ؛ که اگر وه ان کو بھلائی کے لیے استعمال کرتاھے تو وه اجر کا مستحق ھے، اور اگر انہیں برائی کے لیے استعمال کرتاھے تو وه سزا کا مستحق، ایک قول کے مطابق : قیامت میں خدا تعالی ان اعضاء کو بولنے کی صلاحیت دے گا جب ان سے سوال کیاجائے گا اور وه ان کے مالکوں کے کاموں کے بارے میں بتائینگے ، جیسا که آیات اور احادیث اس حقیقت کو ثابت کرتی ھیں۔

بعض علماء نے جویہ کھاھے وه یه ھے که ابلیس خدا کے مقرب فرشتوں میں سے تھا، یعنی اگرچه وه فرشته نھیں تھا اورجن کی نسل سے تھا، لیکن وه مقرب فرشتوں میں شامل تھا، الله تعالی قرآن کریم میں فرماتے ھیں: "اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ ۝۷۱ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ۝۷۲ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝۷۳ اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ۝۷۴ قَالَ یٰٓاِبْلِیْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ ۝۷۵ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ۝۷۶ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ ۝۷۷ " ترجمه: "جب تیرے رب نے فرشتوں سے کھا که بیشک میں تھوڑے سی مٹی سے ایک بشر بنانے والا ھوں ،تو جب میں اسے پورا بناچکوں اور اس میں اپنی روح میں سے پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجده کرتے ھوئےگرجاؤ ، پس تمام فرشتوں، سب کے سب نے سجده کیا، سوائے ابلیس کے ، اس نے تکبر کیا اور کافروں سے ھوگیا، فرمایا اے ابلیس ! تجھے کس چیز نے روکا که تو اس کے لیے سجده کرے، جسے میں نے اپنے ھاتھوں سے بنایا؟ کیا تو بڑا بن گیا، یاتھاھی اونچے لوگوں میں سے؟ ،اس نے کھا میں اس سے بھترھوں ، تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور تو نے اسے مٹی سے پیدا کیا، فرمایا پھر اس سے نکل جاؤ ، کیونکه بلاشبه تو مردود ھے" ۔

چنانچه ایک قول کے مطابق : ابلیس کو مقرب فرشتوں میں سے نکال دیاگیا اوربعد میں اسے جنت سے بھی نکال دیاگیا، جیساکه علامه سعدی نے اپنی تفسیر میں لکھاھے: "فَاخْرُجْ مِنْهَا " خدا نے ابلیس سے کھا: آسمان اور قیمتی جگه سے باھرنکلو، "فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ " کیونکه تو مردود اور خدا کی رحمت سے دور دھکیل دیاگیاھے، اور فرماتاھے: "وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ

ketabton.com - The Digital Library

اِبۡلِیۡسَ ؕ○ کَانَ مِنَ الۡجِنِّ" (سورہ کھف : 50) "یعنی : یاد کرو جب ھم نے فرشتوں سے کہا: "آدم کو سجدہ کرو" توسب نے سجدہ کیا مگرابلیس وہ جنات میں سے تھا"۔

اس آیت سے بھی سمجھا جاسکتاھے کہ ابلیس فرشتوں میں شامل تھا، لیکن پھر بھی قرآنی نصوص میں یہ نہیں بتایاگیا کہ ابلیس فرشتوں کا استاد تھا؛ لھذا ھم اس جھوٹے دعوے کو مسترد کرتے ھیں، اور ان تمام مسلمانوں سے جو کتاب وسنت کے تابع ھیں، کھتے ھیں کہ وہ بغیر دلیل والے عقائد سے دوری اختیار کریں اور ان سےبچیں۔

فرشتوں اور جنوں میں فرق

فرشتوں اور جنوں میں متعدد اور بھت سے فرق ھیں، جن میں سے کچھ درج ذیل ھیں:

1 - ۱- جنات کو جلتی ھوئی آگ سے اور فرشتوں کو نور سے پیدا کیاگیاھے۔

2 - فرشتے مطیع بندے، فرمانبردار ، خدا کے مقرب اور قابل احترام ھیں، جیساکہ خدا کا فرمان ھے : "بَلۡ عِبَادٌ مُّکۡرَمُوۡنَ * لَا یَسۡبِقُوۡنَہٗ بِالۡقَوۡلِ وَھُمۡ بِاَمۡرِہٖ یَعۡمَلُوۡنَ " (الانبیاء : 26- 27) "بلکہ وہ بندے ھیں جنھیں عزت دی گئی ھے (26) وہ بات کرنے میں اس سے پہل نہیں کرتے اور وہ اس کے حکم پر عمل کرتے ھیں"، اور فرماتاھے : "لَّا یَعۡصُوۡنَ اللّٰہَ مَاۤ اَمَرَھُمۡ وَیَفۡعَلُوۡنَ مَا یُؤۡمَرُوۡنَ" (تحریم: 6) "وہ خدا کی نا فرمانی نھیں کرتے جس کا وہ انھیں حکم دے وہ کرتے ھیں جو حکم دیے جاتے ھیں"

البتہ جنات میں سے بعض مؤمن ھیں اور بعض کافر، جیساکہ رب تعالی ان کے متعلق قرآن میں خبر دیتاھے: "وَّاَنَّا مِنَّا الۡمُسۡلِمُوۡنَ وَمِنَّا الۡقٰسِطُوۡنَ ؕ○ فَمَنۡ اَسۡلَمَ فَاُولٰٓئِکَ تَحَرَّوۡا رَشَدًا ۱۴○ " (سورہ جن: 14) "ھم میں سے کچھ فرمانبردار ھیں اور ھم میں سے کچھ ظالم ھیں"۔

ان میں سے بعض مطیع اور فرمانبردار ھیں اور بعض گنھگاربھی، اس بارے میں خدا تعالی فرماتے ھیں: "وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوۡنَ وَمِنَّا دُوۡنَ ذٰلِکَ ۫○ " (سورہ جن:11) "ھم میں سے کچھ صالح ہیں اور کچھ اس کے علاوہ ھیں " (یعنی:نافرمان اور بے دین) اور بھی بھت سی آیات اس بارے میں آئی ھیں ۔

ان فرشتوں کے نام جو عرش الٰھی کو اٹھانے کے ذمہ دار ھیں

ایسے فرشتے ھیں جو عرش کو اٹھائے ھوئے ھیں: "اَلَّذِیۡنَ یَحۡمِلُوۡنَ الۡعَرۡشَ وَمَنۡ حَوۡلَہٗ

ketabton.com - The Digital Library

يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ۝ " (سوره غافر: 7) "وه فرشتے جوعرش کو اٹھائے ہوئے ھیں اور وہ جو اس کے اردگرد ھیں اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ھیں اور اس پر ایمان رکھتے ھیں اور ان لوگوں کے لیے بخشش کی دعا کرتے ھیں جو ایمان لائے ھیں" ۔

اور فرماتا ھے: "وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۝" (سوره حاقه: 17) "اور تیرے رب کا عرش اس دن آٹھ (فرشتے) اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہوں گے" ، کچھ علماء کہتے ہیں: جو عرش کے ارد گرد ھیں وہ مقرب فرشتے ھیں، چونکہ وہ عرش کو اٹھائے ہوئے ھیں اس لیے وہ افضل ترین فرشتوں میں سے ھیں(تفسیر ابن کثیر: 120/7) لیکن ان فرشتوں کے نام کتاب وسنت میں ذکر نہیں ہوئے ھیں ، اور اکثر " عرش اٹھانے والے" فرشتوں کے نام سے مشہور ھیں؛ لھذا ھم بھی اس اصطلاح پر اکتفا کرتے ھیں، فرشتے ان غیبی مخلوقات میں سے ھیں جنھیں اللہ تعالی نے پیداکیا ھے، اور خدانے انھیں فرمانبردار اور مطیع بنایاھے، اور ان میں سے ھر ایک کے الگ الگ فرائض ھیں جن کو انجام دینے کے لیے خدا نے انھیں خاص طور پر بنایاھے۔

البته بعض فرشتوں کے نام کتاب وسنت میں آئے ھیں مثلاً

جبرئیل: وحی کا ذمه دار ، اسرافیل: صور پھونکنے کا ذمه دار، اور عرش اٹھانے والوں میں سے ایک۔

میکائیل: بارش اور نباتات کے ذمه دار، مالک ، ھاروت و ماروت، رضوان، منکرونکیر، اور دوسرے جن کے نام نصوص میں بیان ہوئے ھیں، اور اسی طرح نصوص میں جن کی صفات بیان ہوتی ہیں: جیسے رقیب و عتید (نگھبان اور دیکھ بھال کرنے والا) یا وہ فرائض کے ذریعے سے پھجانے جاتے ھیں: جیسے ملک الموت (موت کے فرشتے) وملک الجبال (پھاڑوں کے فرشتے) یا نصوص میں عام طور پر جن کے فرائض کے بارے میں ذکر کیا گیاھے، جیسے: حملة العرش (عرش کو اٹھانے والے) اور الکرام الکاتبین(معززلکھنے والے) والموکلین بحفظ الخلق (مخلوق کی حفاظت کے ذمه دار) الموکلین بحفظ الأجنة اولأرحام (رحم کے اندر نطفے کا ذمه دار) طوائف البیت المعمور (بیت المعمور کے طواف کے ذمه دار فرشتے) ملائکة السیاحین (زمین میں گھومنے والے فرشتے) اور دوسرے فرشتے جن کے بارے اللہ اور اس کے رسول نے خبردی ھے، اور ان تمام فرشتوں پر ہم ایمان لاتے ہیں جن کے نام اور ان کی صفات اور فرائض احادیث میں ذکر کیےگیےھیں ۔

ketabton.com - The Digital Library

کیا فرشتے مجسم ھیں

رب کے اس بیان کی بنیاد پر، ھم کھہ سکتے ھیں کہ ھاں، فرشتے جسمانی مخلوق ھیں: " جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا أُولِي أَجْنِحَةٍ " (فرشتوں کو پیغمبروں کی طرف بھیجا گیاھے، وہ فرشتے جو پروالے ھیں)

ھرانسان کے ساتھ دوفرشتے ھیں

ھرایک انسان پر دوفرشتے مقرر ھیں، ایک دائیں جانب کہ اس کی حسنات اور نیکیاں لکھتاھے، اور دوسرا بائیں جانب جو اس کی برائیاں لکھتاھے، جیساکہ رب تعالی فرماتاھے: "إذيتلقى المتلقيان عن اليمين وعن الشمال قعيد ما يلفظ من قول إلاَّ لديه رقيب عتيد" (سورہ ق: 17 - 18) "جب (اس کا ھر قول وفعل) دولینے والے لیتے ھیں، جو دائیں طرف اور بائیں طرف بیٹھے ھیں (17) وہ کوئی بھی بات نھیں بولتا مگر اس کے پاس ایک تیار نگران ھوتاھے، جو لفظ ان کے منہ سے نکلتاھے خیراور شرمیں سے اسے لکھ لیتے ھیں اور نگران ومحافظ ھیں اس کی ھرحالت کے" یہ فرشتے چاھے سفرھو یا حضر انسان کے ساتھ ھوتے ھیں، اور ھرحالت میں، نمازمیں، سجدے میں اس کے ساتھ ھیں اس کو اکیلانھیں چھوڑتے، مگر بعض خاص حالات میں ، جیسے: رفع حاجت کے وقت، وہ اس کی باتیں اور اعمال لکھتے ھیں۔

صحیح حدیث میں ھے کہ فرشتے انسان کے ارادہ اور نیت، اور حوکچھ اس کے دل میں ھے اور دل میں کھتاھے، اور جو نیت اور ارادہ کرتاھے کہ وہ ایسا کرے گا فرشتے اسے لکھتے ھیں، اس لیے انسان اگر اچھی نیت کرلے تو اسے ثواب ملتاھے، اور بُری نیت پر سزا پاتاھے، کیونکہ نیت دل کا عمل ھے، فرشتے سن بلوغت سے انسان کے ساتھ مقررھوتے ھیں یھاں تک کہ انسان اس دنیاسے چلاجائے یہ فرشتے دنیا میں اس کی نیت، اعمال اور باتیں جو یہ کہتاھے یا کرتاھے لکھ لیتے ھیں۔

صدق اللہ العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم

Thank you for reading

Find more e-books and articles on Ketabton - your multilingual digital library.

www.ketabton.com

Ketabton - Pashto, Farsi, Arabic & English